## سوال

(148)کیا والدہ اور بھائی کو زکوۃ دی جا سکتی ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

میرے پاس کچھ مال ہے جس پر زکوۃ واجب ہے اوراس میں کچھ حصہ وہ ہے جو میں نے ایک ادارے سے غیر سودی قرض کے طور پر لیا ہوا ہے باقی رقم کے ساتھ اس قرض پر بھی ایک سال گزرچکا ہے توکیا اس رقم میں بھی زکوۃ واجب ہوگی جو میرے پاس بطور قرض ہے؟

کیا میں اپنی والدہ کو کچھ رقم بطورزکوۃ دے دسکتا ہوں جب کہ میرے والد ان پر خرچ کررہے ہیں اورالحمد للہ ان کی مالی حالت اچھی ہے۔اسی طرح میرا ایک بھائی بھی ہے جو کام کرسکتا ہے لیکن ابھی تک غیر شادی شدہ ہے،اللہ تعالی اسے ہدایت بخشے نمازکی بھی پابندی نہیں کرتا کیا میں اسے زکوۃ میں سے کچھ حصہ دے سکتا ہوں،براہ کرم رہنمائی فرمائیں،اللہ تعالی آپ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے!

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سال گزرنے پر آپ کو اس تمام مال کی زکوۃ ادا کرنا ہوگی جو آپ کے پاس موجود ہو،علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق آپ کو اس مال پر بھی زکوۃ ادا کرنا ہوگی جو کسی ادارے سے قرض لیا ہوا ہے لیکن اگرسال مکمل ہونے سے پہلے پہلے آپ اپنے پاس موجود مال میں سے قرض ادا کردیں تو بطور قرض ادا کی گئی رقم پر زکوۃ نہ ہوگی بلکہ زکوۃ صرف اس مال پر ہوگی جو قرض ادا کرنے کے بعد آپ کے پاس وہوگا بشرطیکہ وہ نصاب کے مطابق ہواوراس پر ایک سال گزرگیا ہو۔

چاندی یا اس کے قائم مقام اشیاء کا نصاب سعودی عرب میں مروجہ کرنسی کے مطابق چھپن ریال ہے،آپ کےلئے اپنی والدہ کو زکوۃ دینا جائز نہیں اس لئے کہ والدین کو زکوۃ ادا نہیں کی جا سکتی اور پھر آپ کے والد کے خرچ کرنے کی وجہ سے ویسے زکوۃ سے بے نیاز ہیں۔

آپ کا بھائی جب تک نماز کا تارک ہے،اسے زکوۃ نہیں دی جا سکتی کیونکہ شہادتین کے بعد نماز اسلام کے ارکان میں سب سے عظیم رکن ہے اور عمدا سے ترک کرنا کفر اکبر ہے اور پھر وہ طاقتور اور کمانے کے قابل بھی ہے اوراگر اس پر خرچ کرنے کی ضرورت بھی ہو تو آپ کی بجائے آپ کے والد کو اس پر خرچ کرنا چاہئے کیونکہ نفقہ وخرچہ کے اعتبار سے وہ مسئول ہیں بشرطیکہ انہیں اس کی استطاعت ہو۔۔۔اللہ تعالی اسے ہدایت عطافرمائے،حق کی طرف رہنمائی فرمائے اوراسےاپنے نفس،شیطان اوربرے ساتھیوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# ص266

محدث فتویٰ